نصیحت

شاہ بلیغ الدین رحمتہ اللہ علیہ

حضرت عبداللہ بن مبارک جنگل میں سے گزر رہے تھے ایک لڑکے پر نظر پڑی۔ لڑکا بڑا ذہین اور سمجھ دار معلوم ہو رہا تھا۔ حضرت عبداللہ کے ذہن میں آیا کہ یہ لڑکا صاحبانِ علم کی صحبت میں نہیں بیٹھتا یہ اللہ تعالیٰ کو کیسے جانے گا؟

حضرت عبداللہ بن مبارک اپنے زمانے کے بہت بڑے امامِ علم وعمل تھے۔ حدیث، فقہ اور تفسیر پر بڑی گہری نظر تھی اللہ تعالیٰ نے دولت علم کے ساتھ ساتھ دنیاوی دولت سے بھی خوب سرفراز فرمایا تھا تجارت کرتے تھے مگر ایسی تجارت جس میں سودی لین دین نہ تھا۔ چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی نہ تھی کم سے کم منافع پر بہتر سے بہتر مال فروخت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تجارت میں دیانت، امانت کے صلے میں ان کے بیوپار میں ایسی برکت عطا فرمائی تھی کہ روزانہ ہزاروں کے وارے نیارے ہوجاتے تھے۔ تجارت روزگار کے تمام ذریعوں میں سب سے اچھا ذریعہ ہے اس لیے کہ یہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم، امام ابوحنیفہ اور بھی بہت سے بزرگ تجارت کرتے تھے یہ سب اللہ کو پہچاننے والے اور اللہ سے ڈرنے والے تھے اس لیے بہت اعلیٰ پیمانے پر کاروبار کرنے کے باوجود ناجائز طور پر منافع کمانے کا خیال بھی کبھی دل میں نہ لاتے۔ یہ نہیں کہ انھیں اس کے مواقع نہیں تھے۔ مواقع تو خوب تھے لیکن اپنے نفس کو قابو میں رکھتے تھے۔ دنیاوی راحتوں کے لیے حریص نہ تھے بلکہ انجام آخرت پر نظر رکھتے تھے اس لیے چیزوں کو مہنگا کر کے بیچنے اور زیادہ نفع کمانے سے پرہیز کرتے تھے کہ اس سے اللہ نے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ کو جو لڑکا جنگل میں ملا اس سے انھوں نے پوچھا کہ میاں صاحبزادے! آپ نے کچھ تعلیم بھی پائی ہے یا وقت یونہی گزارتے پھرتے ہو۔ اس نے جواب دیا کچھ بہت زیادہ تو نہیں پڑھا لیکن چار باتوں کا علم مجھے حاصل ہوا ہے ابن مبارک نے پوچھا وہ کیا؟ جواب ملا کہ مجھے سر کا علم، کانوں کا علم، زبان کا علم اور دل کا علم آتا ہے۔ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا اگر ایسا ہے تو مجھے بھی کچھ بتاؤ کہ یہ کیا ہے؟

علم ایک سمندر ہے۔ سب اس کے کنارے سے خزف ریزے اٹھا لیتے ہیں۔ کوئی نہیں جو یہ کہہ سکے کہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے جلیل القدر پیغمبر تھے۔ انھیں بھی علم حاصل کرنے کا حکم ہوا اور رہنمائی کی گئی کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملیں۔ اس لیے کہ سورہ طٰہٰ میں ارشادِ ربانی ہوا کہ رَبِّ زِدنِیۡ عِلۡمًا کا ورد ہمیشہ جاری رکھو کہ اے مولا! ہمارے علم کو بڑھا!

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ کے اصرار پر اس لڑکے نے کہا، سر! اللہ تعالیٰ کے حضور جھکانے کے لیے ہے۔ کان! اس کا کلام سننے کے لیے۔ زبان اس کا ذکر کرنے کے لیےاور دل اس کی یاد بسانے کے لیے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کے خیال سے غافل نہ رہے۔ ابن مبارک کبھی لڑکے کو دیکھتے کبھی اس کی باتوں پر غور کرتے پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا کرتے کہ اس نے اس نوجوان کو کیسا اچھا ذہن عطا فرمایا تھا۔ آخر اس سے فرمایا کہ اے نوجوان مجھے کوئی نصیحت کر! اس لڑکے نے کہا اے شیخ! آپ عالم معلوم ہوتے ہیں اگر علم اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھا ہے تو دنیا والوں سے کسی بات کی امید نہ رکھیےاور اگر دنیاداری کے لیے پڑھا ہےتو پھر اللہ تعالیٰ سے امیدیں نہ باندھیے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ عمر میں بھی اس لڑکے سے بڑے تھےاور ان کی علمیت کا شہرہ بھی دور دور تھا لیکن انھوں نے لڑکے میں جوہر قابل پایا تو اس سے خواہش کی کہ انھیں نصیحت کرے۔ معلوم ہوا کہ نصیحت کسی عمر کے آدمی کو بھی کی جاسکتی ہے۔ صاحبان علم کو بھی نصیحت کی ضرورت ہوتی۔ اسی لیے ہمیں حکم ہے یہ نہ دیکھو کہ کون نصیحت کر رہا ہے یہ دیکھو کہ کیا نصیحت کی جارہی ہے۔

دعاءِ صحت

- قائد احرار، ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ گزشتہ دو ماہ سے علیل ہیں
- مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المؤمن بخاری دامت برکاتہم شدید علیل ہیں
- حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند گرامی جناب خواجہ رشید احمد صاحب گزشتہ دو سال سے شدید علیل ہیں
- مجلس احرار اسلام بہاول پور کے صدر قاری عبدالعزیز صاحب علیل ہیں
- مدرسہ معمورہ کا سابق طالب علم حافظ محمد اویس سنجرانی شدید علیل ہے
- لاہور کے بزرگ احرار کارکن چودھری محمد اکرام صاحب طویل عرصے سے علیل ہیں
- چودھری عبدالجبار صاحب صدر مجلس احرار اسلام خان پور علیل ہیں

احباب وقارئین سے درخواست ہے کہ تمام مریضوں کی صحت یابی کے لیے دعاء فرمائیں، اللہ تعالیٰ انہیں شفا کاملہ عطا فرمائے۔